پنڈت جی ثناء اللہ کی کافرانہ کتھا

میم قادری

اور اس کی گرفتاری کو

سُنّی حنفی سپاہیوں کا جتھا

جس میں

ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت ابوالوفا امرتسری پر انبیاء کے معجزوں، اولیاء کی کراموں کے انکار کرنے سے اہلسنت وجماعت اور ان کے ہم مذہب اہلحدیث ہند اور وہابیان نجد نے کفر کے مرتد ہونے کے امامت کے قابل نہ ہونے کے زبردست فتوے دیئے ہیں۔ خوب دیکھو دکھاؤ اور پڑھو پڑھاؤ۔

سُنّی بھائیوں کو خوشخبری

حضرت مولانا مولوی ابوالاسد محمد عبدالحفیظ صاحب قبلہ دام ظلہ صدر مدرس انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر نے نہایت محکم ارادہ فرمایا ہے

کہ رسالہ ماہوار مظہر حق میں تفسیر روح البیان جو تفسیر قرآن کریم بے نظیر تفسیر ہے جس کی تفسیر ہر روز صبح کو مسجد سکندر خاں مرحوم میں حضرت مولانا درس فرماتے ہیں اس کا ترجمہ شروع فرمائینگے۔ جو نہایت سلیس زبان میں ہوگا جسکو ہر شخص نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آج ہی کی تاریخ سے رسالہ کی خریداری منظور فرمائیے تاکہ یہ اہم کام پھر ملتوی نہ ہو کم از کم ہر شخص باشندگان امرتسر کا اپنے حلقہ اثر میں اسقدر خریدار بنائیں کہ ۲۰۰ کی تعداد ہو جائے اس ترجمہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ جو لوگ درس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی قرآن پاک کے صحیح مطالب سے واقف ہو جائینگے۔ حضرت مولانا مدظلہ کا جو طرز تحریر و تقریر ہے اسکی خوبی محتاج بیان نہیں ہے۔ سالانہ ۱؎ منیجر رسالہ مظہر حق امرتسر

سردار پریس امرتسر میں باہتمام ارجن سنگھ پرنٹر چھپا

پنڈت ابوالوفا امرتسری کی بوکھلاہٹ

اور

اہل حق کی ترقی دیکھکر سخت گھبراہٹ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ وصحابہٖ اجمعین

کل سے ایک اشتہار بعنوان (رسمی حنفیوں میں سناتن دھرمی کتھا) امرتسر میں بڑا چکر لگا رہا ہے جس میں اہلسنت وجماعت کے مذہب حق پر نہایت غیر مہذب جملے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اپنی پرانی تہذیب وشرافت کا کافی ثبوت دیا گیا ہے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ کسی کی بیہودگی کا جواب دیں۔ ایسے وقت میں قرآن کی پاک تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

واذا مروا باللغو مروا کراماً ایسے یاوہ گویوں کے جواب میں ہماری طرف سے سلام ہے کہ واذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاماً ہاں علمی دلائل وتحقیقات ہمارا منصب ہے۔ اس میدان میں قدم رکھیں۔ تو ہم بھی اپنے جوہر دکھائیں۔ مگر وہ آپ کو کہاں نصیب۔ فقیر نے رسالہ "مظہر حق" غوث نمبر میں اور بارہ حیات اولیاء واستمداد وہ دلائل ساطعہ پیش کئے جنکی تابشوں سے مثل خفاش پنڈت جی کی آنکھیں چوندھیا گئیں۔ تقریباً قرآن وحدیث کے علاوہ علماء وصوفیہ خصوصاً شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے ۲۰ اقوال پیش کئے (ناظرین رسالہ مظہر حق ملاحظہ فرمائیں) ان تمام علماء کو معاذ اللہ آپ نے سناتن دھرمی ٹھہرایا۔ مثل مشہور ہے۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ کمال تو یہ تھا۔ کہ اگر طاقت ہوتی تو تمام دلائل کا جواب دیتے۔ تاکہ آپ کا تبحر ظاہر ہوتا۔ معلوم ہوتا کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ مگر یہ تو ہوا نہیں۔ گالیوں پر اتر آئے۔ اپنی موروثی فتنہ بازی اختیار کی۔ سچ فرمایا۔ سرکار دوعالم نے ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان ملک نجد سے فسادات اور زلزلے اور فتنے اُٹھینگے اور شیطان کا سینگ وہاں سے ظاہر ہوگا۔ یعنی اس کے متبع اور اسکی جماعت ظاہر ہوگی۔ اسیواسطے سرکار نے نجد کیواسطے دعا نہ فرمائی (مشکوۃ) اندھے کے ہاتھ میں بعرۃ الابل آئی۔ تو سمجھا۔ کہ گلاب جامن ہے۔ رسالہ غوث نمبر کے رد کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ تو تہذیب سے گری ہوئی تحریر شائع کردی۔ اور اس پر بڑا ناز بڑا فخر۔ اندھیری رات میں ایک ابوالمٹی نے مٹی پر ہاتھ مارا۔ تو سمجھا کہ اکسیر ہے خس وخاشاک ہاتھ میں لئے تو یقین ہوا کہ شاخ زعفران ہے۔ گول گول مینگنیاں ہاتھ میں پڑیں۔ تو خیال

منقول از

ہوا کہ گوہر تاباں ہے۔

اشتہار مذکور میں جس چیز پر طفلانہ مشق کیا گیا ہے۔ وہ خدا کی پاک جماعت اولیائے کرام کی کرامتیں ہیں۔ اور یہ قدرت کی جانب سے ایسا ہوا۔ تاکہ کھلے چھپے عیب منکرین کے پبلک پر ظاہر ہو جائیں

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✦ میلش اندر طعنہ پاکاں زند

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پنڈت جی کا کیا مذہب ہے۔ انبیاء کے معجزوں کے یہ منکر اولیاء کی کرامتوں کا نہیں انکار۔ عقائد اسلام کا نہایت روشن مسئلہ ہے۔ کہ اولیاء کی کرامتیں برحق ہیں جس کا ثبوت قرآن میں موجود، حدیث میں موجود نبی کا جو معجزہ ہے۔ ولی سے بطریق کرامت وہ خارق عادت ظاہر ہو سکتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں۔ وحق آنست کہ ہرچہ از نبی بطریق معجزہ صادر گردد جائز بود۔ کہ از ولی بطریق کرامت ظہور یابد۔ اولیائے کرام کی حقیقت کرامت تمام کتب عقائد اسلام میں موجود۔ مگر آپ کو ان کتابوں اور حدیثوں سے کیا غرض آپ قرآنی معجزات کے منکر ہو کر فرقہ ضالہ معتزلہ کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنی تفسیر ثنائی کو بھول گئے۔ ناظرین کرام پنڈت جی نے جو قرآن کریم کی تحریف کی ہے۔ وہ آپ پر پوشیدہ نہیں۔ اسکے چند نمونے آپ کے سامنے پیش کروں۔ اور پھر انہیں کے ہم مذہب علماء نے جو ان پر گرفتیں کی ہیں۔ وہ بھی ظاہر کروں تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ پنڈت جی معنی حقیقی میں پنڈت جی ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دربار خداوندی میں عرض کیا۔ کہ رب ارنی کیف تحی الموتی! اے رب مجھے دکھا دے۔ تو کس طرح مردوں کو زندہ کریگا۔ خدا نے فرمایا کہ چار جانوروں کو ذبح کر کے پہاڑوں پر چھڑک دو۔ پھر انکو بلاؤ دوڑے ہوئے آوینگے۔ تفسیر خازن میں ہے تمام مفسرین نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا۔ کہ ان چاروں جانوروں کو ذبح کریں۔ پروں کو اکھیڑیں۔ اور پھر گوشت خون سب کو خلط ملط کر دیں۔ اور پہاڑوں پر پھینکدیں۔ اور ان کے سر اپنے ہاتھوں میں لئے رہیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے انکو بلایا۔ تو دیکھتے ہیں کہ خون خون کی طرف پر پر کی طرف۔ ہڈی ہڈی کی طرف۔ گوشت گوشت کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔ یہانتک کہ جب جسم پورا ہو جائے۔ تو دوڑتا ہوا حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور اپنے سر سے ملجائے۔ فسبحن الملک القدیر۔ یہ واقعہ تمام مفسرین کے نزدیک متفق علیہ مگر پنڈت جی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ فصرھن الیک ای اجعلھن مائلۃ الیک بحیث اذا ترکتھا یمیل الیک ثم بعد میلانھا الیک ولعودھا اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءً ای واحدا واحدا یعنی اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ان کو ذبح کر کے پہاڑوں پر پھینکو اور بلاؤ تو زندہ ہوکر آوینگے۔ یہ غلط ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ جانوروں کو ہلالو پھر ایک ایک کو جدا جدا کر کے پہاڑ پر بٹھا دو۔ پھر بلاؤ

زدہ ہو کر تمہارے پاس آ دینگے۔ یکیا آپ کے کیسی ملحد تحریف قرآن ہی معجزات انبیاء کا کیسا صاف انکار ہے
حضرت مریم علیہا السلام کے پاس جاڑے کے میوے گرمیوں میں اور گرمیوں کے میوے جاڑے میں آیا
کرتے تھے تفسیر خازن میں ہے۔ یعنی یجد عندھا فاکھۃ الشتاء فی الصیف وفاکھۃ الصیف فی الشتاء اور
آگے فرماتے ہیں۔ وفی ھذہ الایۃ دلیل علی جواز کرامات الاولیاء وظھور خوارق العادات
علی ایدیھم اس آیت میں حقیقت کرامات اولیاء کا ثبوت ہے۔

پنڈت جی اس کرامت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کانت علیھا السلام تنسب ما کان
عندھا الی اللہ فلیس فیہ دلیل علی ان مریم الصدیقۃ کان یاتیھا فاکھۃ الصیف فی الشتاء
وفاکھۃ الشتاء فی الصیف یعنی مریم علیہا السلام کا ماحضر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس امر کی
دلیل نہیں۔ کہ مریم علیہ السلام کے پاس گرمی کے موسم میں جاڑے ؟ جاڑے کے موسم میں گرمی کے میوہ آتے
تھے۔ بھئیے یہ تمام مفسرین جو انبیاء موتی وغیرہ کو معجزات و کرامات شمار کرتے ہیں یہ سب آپکے نزدیک شانتن
دھرم ہیں توبہ کیجئے۔ او خدا کا خوف دل میں پیدا کیجئے۔ آپ جو کرامات کا انکار کرتے ہیں اسکے متعلق میں کیا تحریر کروں
اپکے ہم مذہب اہلحدیث ہی کا فتویٰ نقل کروں سنئے جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی آپکے متعلق کیا لکھتے ہیں :۔

مولوی ثناء اللہ کی تفسیر عربی اکثر عاجز کی نظر سے گذری ہمیں شک نہیں کہ مولوی مذکور نے اپنی تفسیر
میں بہت جگہ تفسیر نبوی اور تفاسیر خیر قرون اور تفاسیر اہلسنت وجماعت کو چھوڑ کر تفسیر جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ
فرق ضالہ کو اختیار کیا۔ آگے لکھتے ہیں بابایں ہمہ اہل سنت وجماعت پھر اہلسنت میں فرقہ اہلحدیث کا دعویٰ
کرنا اسکی دہوکہ دہی و سابلہ فریبی ہے بلکہ اہلحدیث تو درکنار اہلسنت وجماعت سے خارج ہے کل اہلسنت
علی الخصوص اہلحدیث اس کی صحبت اور مجالست سے بچیں سلاۃ الجبین مصنفہ مولوی عبد الحق غزنوی امرتسری
اور سنئے۔ شیخ محمد بن عبد اللطیف از اولاد محمد بن عبد الوہاب نجدی قاضی نجد آپ کیلئے
کیا حکم لگاتے ہیں۔ پس نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے۔ اور نہ اس کی اقتدا جائز
ہے۔ اور نہ اس کی شہادت قبول کی جائے۔ اور نہ اسکی کوئی بات روایت کی جائے۔ اور نہ اسکی امامت
صحیح ہے۔ میں نے اس پر حجت قائم کی۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ پس اس کے کفر اور مرتد
ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (ترجمہ عربی از فیصلہ مکہ ص۱۴) اب ہم آپ کو کچھ نہ کہیں گے۔ جب آپکے
ہم مذہب آپ کو کافر اور مرتد ٹھیرا رہے ہیں۔ ان احکام کو سنکر روئے اور جلدی آنسو پونچھئے دیکھو
کرامات اولیاء کے انکار پر یہ بیٹھے لگے اور لگتے رہیں گے۔ مگر دماغ کا کیڑا کبھی چین سے نہ بیٹھیگا۔

سچ کہا حسان العجم حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

کیا سمجھی ہے سنکر تصرف ٭ اس وجہ سے بےلگام لواف ٭ قدرت نہیں ہوئی ہے کبریائی ٭ مقبول کیا انہیں خدا نے
پھر کیوں نہ دکھائیں یہ کرامت ٭ کیا جائے عجب ہے خرق عادت ٭ مشرک تجھے شرک سمجھتا ہو نہ بندوں کو خدا بنالیا ہے
ان زندوں کے آگے روپ بدلے ٭ حکام و حکیم سے مدد لے ٭ ان زندگی ہی زندگی ہے کو ٭ جادو تو خود ہی زندہ درگور

خدا جانے کونسا نوالہ کونسے حلق میں پھنسا تھا کہ اشتہار بھی لکھا۔ تو نہ مضمون ٹھیک نہ اردو درست نہ دلیل کو دعوے سے تعلق نہ ماقبل کو بعد سے ربط۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ کچھ سمجھ لیتے ہیں لیکن آج معلوم ہوا نہ لکھنے کا ڈھنگ، نہ سمجھنے کا شعور۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

پنڈت جی سنسکرت لکھتے ہیں۔ افسوس کہ ایسی محفوظ کتاب کی پاک تعلیم کیا ماننے والے اسکو ملیا میٹ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ سبحان اللہ کیا نفیس اردو ہے۔ ذرا ترکیب تو کہیے جی ہاں دیگرے را نصیحت خود را فضیحت۔ قرآن کی تعلیم آپ نے مٹائی۔ قرآن کی تحریف آپ نے کی۔ کرامات و معجزات قرآنیہ کا انکار کر کے کفر و ارتداد کے فتوے اپنے سر پر آپ نے چپٹائے الحمد للہ اہل حق کیوں قرآن کی تعلیم مٹائیں گے۔ ہاں ہاں آپ کے مذہب باطل مٹانے پر ضرور کمربستہ ہیں۔ آگے چل کر بولتے ہیں۔ آج کل امرتسر میں ایک بریلوی حنفی مولوی عبدالحفیظ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جن کی تحریر تقریر مسلمانوں کو الخ

جناب شیر پنجاب میرا پورا نام لکھا کریں۔ آپ کو معلوم نہیں۔ کہ میرا نام ابوالاسد عبدالحفیظ ہے۔ یہ لفظ ابوالاسد کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ ابوالاسد لکھتے ہوئے آپ کو کیوں حیا آتی ہے سب سے زیادہ مہتم بالشان جس کرامت کا انکار ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت سرکار بغداد رضی اللہ عنہ نے مرغ کو اور چیل کو زندہ فرمایا۔ کیوں جناب اسمیں کونسا استحالہ ہے۔ جب مردوں کا زندہ کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ قرآن میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واحی الموتی باذن اللہ۔ میں مردوں کو بحکم خدا زندہ کر دیتا ہوں۔ تو یہ معجزہ ولی کی کرامت نہیں ہو سکتا۔ جب یہ مسئلہ اسلام میں طے ہو چکا جسکو تمام اہلحدیث مانتے ہیں۔ کہ نبی کا معجزہ ولی کی کرامت ہو سکتا ہے۔ تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مردہ زندہ کرنا ممکن ہی بلکہ یہ کرامت جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ اس ولی کے نبی کا معجزہ ہی ہوتا ہے۔ مگر آپ جب قرآنی معجزات کے منکر تو ولی کی کرامت کا انکار آپ سے کیا بعید ہے۔ یہ تو آپ کی عادت ثانیہ ہو چکی ہے۔

نیش عقرب نہ از پے کیں است ٭ مقتضائے طبیعتش این است ۔

میں نے غوث نمبر میں حوالہ دیدیا تھا۔ کہ بہجۃ الاسرار شریف میں علامہ شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ جو صرف دو واسطہ سے حضور کے مرید ہیں۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زبدۃ الآثار شریف میں یہ واقعات تحریر فرمائے ہیں بشان ایمان و دیانتداری تو یہ تھی۔ کہ اگر حوالہ غلط ہوتا اعتراض کرتے ہم سے حوالہ طلب کرتے۔ اور جب حوالہ صحیح ہے۔ اور ایسے ایسے ثقات راوی روایت فرما رہے ہیں تو آپکو تسلیم کرنے میں کیا عذر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر کس سے کہیں کس کو سمجھائیں۔ قلوب میں سمجھنے کی استعداد ہی باقی نہ رہی۔ ثم قست قلوبکم من بعد ذالک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ۔

پنڈت جی کہتے ہیں۔ جمعہ کے وعظ میں فرمایا۔ سورج چاند پر بھی حضرت پیر دستگیر غوث اعظم جیلانی کی حکومت ہے۔ لاریب چاند و سورج تو درکنار۔ دنیا کی ہر چیز پر خدا نے حکومت عطا فرمائی ہے۔ ذرا اپنے امام (مولوی اسمٰعیل دہلوی کا) ہی قول سن لو۔ صراط مستقیم صفحہ ۱۰۲ میں ہے۔ اسطرح ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنیکے مطلق ماذون و مجاز ہوتے ہیں۔ اور ان بزرگواروں کو پہنچتا ہے۔ کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں۔ مثلاً ان کو جائز ہے۔ کہ کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ کہیئے جناب چاند سورج پر حکومت تو درکنار امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل تو عرش سے فرش تک اولیاء کی سلطنت و حکومت بتاتے ہیں۔ بولئے جلدی بولئے آپکے مذہب کے مطابق مولوی اسمٰعیل سناتن دہرم ہوئے یا نہیں۔ اور آپ ان کو امام سمجھتے ہیں۔ تو ان کی اقتدا میں آپ بھی سناتن دہرم ہوئے یا نہیں۔ بولئے بولئے پنڈت جی منہ کھولئے۔ آپ لکھتے ہیں ہمارا عقیدہ وہی ہے۔ جو قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ۔ ع

حال اسلام کا معلوم ہے بس رہنے دو

بڑے قرآن کے ماننے والے افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض بعض قرآن پر ایمان لائیں۔ بعض کے ساتھ کفر کریں۔ قرآن کریم میں یہ آیت یاد نہ آئی۔ سخر لکم الشمس والقمر اللہ تعالیٰ نے اے مسلمانوں چاند سورج تمہارے تابعدار بنا دیئے ہیں۔ کہیئے اس آیت میں مومنین کی حکومت چاند و سورج سے ثابت ہے یا نہیں۔ افسوس اب تالی للقرآن والقرآن یلعنہ۔ پنڈت جی بکھرتے ہیں۔ حنفی بھائیو کیوں غیر مسلموں کو اسلام پر ہنساتے ہو۔

غیر مسلموں کا ہنسنا تو انکی عادت ہی۔ مگر آپ ان سے پہلے ہنسکر زمرہ انما نحن مستھزءون میں داخل

ہوتے ہو جب آپ اپنی زبان سے کہتے ہیں۔ اور غلطوں میں بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور کا تصور معاذ اللہ گدھے اور بیل سے بدتر ہے تب مسلم و غیر مسلم دونوں کے آپ مسخرہ بن جاتے ہیں۔ اسوقت آپکو یہ کلمات زبان سے نکالتے ہوئے شرم نہیں آتی جب اپنی کتابوں میں لکھتے ہو۔ کہ حضور کا علم پاگل اور جانور چوپاؤں کے برابر ہے شیطان کا علم حضور کے علم سے زائد ہے اسوقت حیا نہیں آتی۔ شرم شرم پنڈت جی چہکتے ہیں مولوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ قبروں میں مثل زندوں کی تصرف کرتے ہیں الخ۔ مولوی بریلوی ہی کیا لکھتے ہیں۔ یہ دن دہاڑے چوری۔ میں نے جسکا قول پیش کیا۔ اسکا نام کیوں نہیں لیتے۔ دیکھو آنکھیں کھول کر تمہارے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کے پیر شاہ ولی اللہ صاحب جن کو صراط مستقیم صفحہ ۱۴۲ میں قدوۃ اولیا زبدۃ الاصفیا لکھا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں ہمعات میں یہ لوگ قبروں میں بھی مثل زندوں کے تصرف فرماتے ہیں۔ دیکھو غوث نمبر صفحہ ۱۳ اب کہو یہ کس پر اعتراض ہے۔ یہ کس پر پھبتیاں کستے ہو اپنے ہی پیر و مرشد پر سچ ہے ناخلف مرید ایسے ہی ہوتے ہیں، جو اپنے پیر کی بھی نہ مانے۔ مانیں کیسے۔ مانیں تو غیر مقلد کیسے ہوں [illegible]

پنڈت جی کچھ سمجھ میں بھی آیا۔ عورت کا حاملہ ہونا التقاء جسم مخصوص سے ہوتا ہے۔ مرد کے انتقال کے بعد جسم دوسری جگہ محبوس ہوتا ہے۔ اور تصرفات و کرامات قوت روحانیہ سے ہوتے ہیں جسطرح زندگی میں روحانی قوت سے ہوتے تھے۔ جسکی تفصیل غوث نمبر ۵ میں موجود ہے۔ اور یہاں وہ متصور نہیں۔ لہذا یہ عمل بھی صحیح نہیں ہے آپ اولیاء کے تصرف کے تو قائل نہیں۔ لیکن جانوروں کے تصرف کے ضرور معترف ہونگے۔ آپنے جانور کے تصرف کی حکایت سنائیں۔ اور پھر آپ سے منوائیں ایک مکھی کو لپسو سے یارانہ تھا۔ جوش محبت میں مکھی کو لپسو سے ناجائز حمل کا انعام ملا۔ مکھی کے شوہر مچھر نے کہا کمبخت تو نے یہ کیا کیا۔ مکھی بولی کہ ہے تو لپسو کا نطفہ اگر تمہیں شرم آتی ہے تو اپنا منہ کر دو۔ مچھر نے اس حرام کو حلال کر لیا۔ کہئے شیر امرتسری کیا آپ اس لپسو اور مچھر کے تصرف کے قائل ہو کر حرامی کو حلالی بنانے کا فیصلہ کریں گے۔ ضرور ضرور۔

پنڈت جی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت کے متعلق کہ بلا موسم غیب سے دو سیب آپکے ہاتھ میں آئے۔ جسکی تفصیل غوث نمبر ۵ میں ہے کس قدر بدتمیزی کے جملے لکھتے ہیں یہ سراسر پرانوں کی کتھا بلکہ اس سے بھی بدتر افتراء ہے جب آپ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت غیب سے بغیر وقت میووں کا آنا تسلیم نہیں کرتے تو اس کرامت کو کب مانو گے۔ مگر اے مسلمانو جیسا وہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت ہے۔ تو حضور کی بھی یہ کرامت ہو سکتی ہے۔ دیکھو بہجۃ الاسرار شریف اور زبدۃ الآثار شریف

ناظرین تعصب اور جانبداری کو الگ رکھ کے سوچیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کا پتلا بنا کر پھونک دیں تو وہ جانور ہو کر اڑ جائے تو انہیں انبیاء کے صدقہ میں مردہ چیل کو ولی اپنی خداداد کرامت سے زندہ کر دے تو کیا تعجب ہے پنڈت جی اور پنڈت جی کے ہمنوا غور کریں۔ کہ یہی عمل بالقرآن و الحدیث ہے کیا یہی مذہب اہلحدیث ہے جس پر تم ناز کرتے ہو۔ کہ قرآن سے جن معجزوں اور کراماتوں کا بین صاف ثبوت ہے۔ اس کا بھی انکار کرو اور پھر متبع سنت و قرآن کا دعویٰ باطل۔

اسقدر آپ بے لگام ہو گئے۔ کہ پنجاب و ہندوستان کے ایک باعزت ہستی کا نام ہو۔ اور ذرا بھی ادب کو ملحوظ نہ رکھو۔ کیا حدیث من لم یوقر کبیرنا پر یہی عمل ہے۔ اگر کسی نے اللہ کے بزرگ بندے کی اسطرح تعریف کر دی۔ کہ تو وہ مسیح زماں ہے۔ کہ قم اگر کہدے۔ ہے زندگیں مردے کو غضب جانی تو کیا غضب کیا۔ جب مولیٰ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو احیاء موتیٰ کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ تو یہ شعر کیوں غلط ہو جائیگا۔ آخر حضرت قبلہ عالم مدظلہ سادات کرام سے ہیں۔ اولاد رسول ہیں ہزاروں بندگان خدا کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ کتنے مردہ دلوں کو زندہ فرما دیا۔ تو مردہ جسم کا زندہ کرنا کیا دشوار ہے انکی مدح ہو تو آپ کا سینہ کیوں پھٹتا ہے۔ آپکے جگر میں کیوں درد ہوتا ہے۔ ہماری سمجھ میں آگیا کہ یہ کراماتوں کا انکار اسلئے ہے۔ کہ تمہارے یہاں کوئی ولی خدا نہ ہوا۔ اور کیسے ہو جب تم خدا کے جھوٹ بولنے کو ممکن بتاؤ تو خدا کے دشمن ٹھہرے ولی کیسے ہوں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا مذہب اگر حق ہے تو بتاؤ کہ تمہارے ولی کون ہیں اور کیا کرامتیں ہیں۔ تو سرے سے کرامت ہی کا انکار کر دیا۔ کہ ولی کی کرامت کوئی چیز نہیں تاکہ ولی و غیر ولی میں کوئی وجہ فرق نہ رہے معاذ اللہ منہ انہیں بدتہذیبی و گستاخی کی وجہ سے کوئی اشر قولی ہوا۔ کوئی اشر فعلی ہوا۔ اور جانور پاگلوں کو اپنے شرارت سے مات کیا۔ کوئی ابوالجفا بنکر جفا کیش ہوا کوئی ابوالمٹی بنکر خاک میں ملا۔ ایسوں کا ایسا ہی حشر ہوتا ہے۔ کذالک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر

چیلنج

اے اہلحدیث آؤ۔ ایسے مسائل میں قرآن شریف اور حدیث پاک اور علمائے کرام صوفیائے عظام خصوصاً حضرت سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی مناقب کی کتابیں درمیان میں رکھ کر فیصلہ کریں اور جو کچھ ان سے ثابت ہو وہی اعتقاد رکھیں۔ وہی یاد رکھیں۔ بس انہیں پر کفایت کریں۔ اور کافرانہ معتزلانہ۔ پنڈتانہ۔ ثنائیانہ ہفوات و لغویات کو چھوڑیں۔ خدا سے دعا کریں۔ کہ ہم کو قرآن و حدیث کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی اور اپنے پیاروں کی عظمت کو ہمارے دل میں جگہ دے۔ آمین!

ابوالاسد قادری بریلوی عفی عنہ خادم انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر